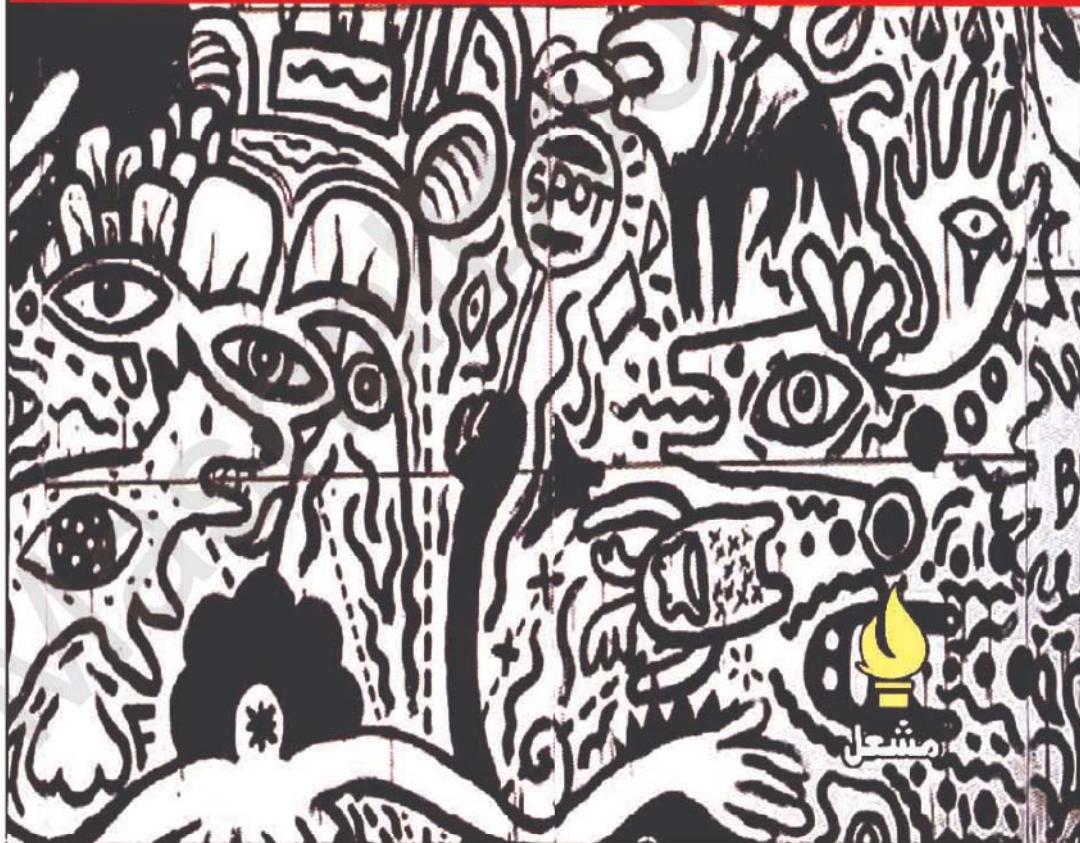


# دہشت کے بعد

تألیف: اکبر احمد ربراٹ فورست

ترجمہ: ایم ویم



# دہشت کے بعد

تألیف: اکبر احمد / برائے فورسٹ

ترجمہ: امیم و سیدم

پرنٹ لائن

## فہرست

| صفحہ | مضمون لگار  |
|------|---|
| 5    | اطہار شکر   |
| 7    | مضمون لگاروں کا مختصر تعارف   |
| 23   | حصہ اول: ابتدائیہ   |
| 25   | 1- ایک زیادہ مہذب 21 ویں صدی کی جانب<br>اکبر احمد ابراہیم فورسٹ                           |
| 35   | حصہ دوم: مسئلے کی نوعیت اور وجہات   |
| 37   | 2- کمزوری کی سادہ طاقت، طاقت کا پچیدہ خطرہ<br>زینگلیو بروز یونسکی                         |
| 43   | 3- مکالمہ اور دہشت کی گوئی: نائیں الیون کے<br>ڈیانا ایل ایک<br>بعد مذہبی خواتین کی صدائیں |
| 51   | 4- عداوت کے ابواب بند کرتے ہوئے<br>راج مودہن گاندھی                                       |
| 59   | 5- بخشن فرینکلن کا تجہذ رواہاری<br>والٹر آئرنسن   |
| 63   | 6- خدا کا وعدہ اور دینوی سیاست<br>آرج بشت ڈیسمبر توتو                                     |
| 71   | حصہ سوم: مکالمے اور مفہومت کے راستے   |
| 73   | 7- برداشت کے فروع کے لیے میڈیا کا کردار<br>ششی تحریر                                      |
| 81   | 8- تہذیب انسان حقوق اور اجتماعی ذمہ داری<br>سرگلہ داڑاڑی میلو                             |
| 93   | 9- بے انتہا گن یا انسانی سلامتی<br>جوڈی لیمز  |
| 99   | 10- تہذیبوں اور ثقافتوں کے مابین مکالمہ<br>صدر ایمان محمد خاچی (سابق)                     |

|     |   |   |
|-----|---|---|
| 105 | ایسپاٹی ایت زینی                          | 11- کشراقوی اخلاقی مکالے                  |
| 111 | ڈیم مریلین سرناہن                         | 12- دیگر لوگوں کے جوتوں میں               |
| 117 | سردوی ختر                                 | 13- حدود و امتیاز سے پاک کائناتی زبان     |
| 121 | کوفی عنان                                 | 14- تہذیب یوں کے مابین مقالہ              |
| 125 | لارڈ جارج کیری                            | 15- مصائب کی مفید تشنہی                   |
| 133 | ایڈورڈ روولسن                             | 16- انسان کی تمام مشکلات                  |
| 139 | چیف ربی جو تھن ساس                        | 17- ڈینوں کو دوست بنانا                   |
| 147 | ملک نور آف اردن                           | 18- مکالے کے ذریعے سلامتی                 |
| 159 | تمارا سون                                 | 19- مکالے کی طاقت: ہماری ازسرن تعریف      |
| 167 | جوڈیا پرل                                 | 20- تصادم، اخلاقیات، نشأۃ ثانیہ اور مقالہ |
| 175 | ڈال پیچک، ایشاگر                          | 21- منصفانہ جگ کی روایت اور شافتی مقالہ   |
| 179 | کرہ ارض کے گھلٹے برتن میں اختلافات کا جشن | 22- شہزادہ حسن بن طلال                    |
| 185 |   | حصہ چہارم: تشویش سے عمل کی طرف            |
| 187 | برنارڈ لیوس                               | 23- شافتون کا تصادم یا مقالہ              |
| 189 | جیمز ڈی ولفن سوہن                         | 24- مکالے کی فلوشپ                        |
| 197 | جوزف ایں نائے جو نیئر                     | 25- سخت طاقت اور نرم طاقت                 |
| 203 | بنجمن آر باربر                            | 26- بین الانحصار دنیا میں عالمی گورنمنس   |
| 211 | ولیم ایل پوری                             | 27- اُن کا حصول: تیسرے پہلوکی بیداری      |
| 219 | مارشن مارٹن                               | 28- حسن سلوک کے لیے خطرات کا رسک          |

## اطھار تشكیر

ہم ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کوئی کردار ادا کیا۔ سب سے پہلے ہمارے طبلاء بین جو ایسے معاملات پر ہمارے مل بیٹھنے کی بنیادی وجہ ہیں۔ بالخصوص ڈیوڈ ڈوڈلی نورا فٹر، داسیا جو رجیو، ایڈم لینک فورڈ اور منیش پاؤل کا اس پر اچیکت کے لیے جذبہ اور عزم قابل تاثر ہے جس سے ہمیں آج کے طالب علم کی روشن پر کھنے کا اعتماد حاصل ہوا، خصوصی طور پر ایسے طبلاء جو وائٹشن ڈی سی کے علاقے میں مکالمے کے آغاز کے اصول واضح کر رہے ہیں۔ ہمارے ساتھی اور سکول آف انسٹیٹیشن کے ڈین لوہیگڈھ میں اور سکول آف پیلک آفیئرز کے ڈین ولیم لیبرگر بیڈ اس تماں عمر سے کے دوران نہایت مشقانہ طور پر معاون رہے اور ہمیں مفید مشوروں سے نوازا، اس کے علاوہ اکیڈمک افیئرز کے ڈین آئیسوی براؤر اور پرووسٹ نسل کروین کا ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے جنہوں نے اس کتاب میں شامل مضامین میں پیش کیے گئے خیالات کے فروع کے لیے کافی نظر کے انعقاد میں زبردست مدد کی، امریکن یونیورسٹی کے صدر جن جن لیڈرز کی عالمی سطح کی بصیرت نے اس پر اچیکت کے لیے قابل قبول ماحول کی تکمیل میں جو کردار ادا کیا اس کی تعریف کرنا بھی لازم ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ ہم کتاب کے پبلشر پولائی پریس، بالخصوص لوکی ناٹس کا شکریہ ادا کریں جنہوں نے کتاب کی ایڈیٹنگ کے ابتدائی مرحلے میں اس خیال کی تحسین کی، اس طرح آمند ریڈر گن سارہ ڈپٹی اور جین وین ایٹھیا نے مسودے کی تیاری میں پیش و رانہ مہارت کے ساتھ ہماری معاونت کی۔

کتاب کے لیے مضامین تحریر کرنے والوں سے اٹھار تشكیر، ہم پر ایک بڑا قرض ہے۔ ایک فعال مستقبل کی تکمیل کے لیے عزم کرتے ہوئے ان صاحبان نے یہ کتاب لکھی۔ ایسی غیر معمولی

شخصیات کی طرف سے تعاون کا حصول ہمارے لیے باعث مسٹر ہے۔ ہمارے لیے یہ امر محکور کن ہے کہ کس طرح ہر مضمون نگار نے درپیش چلچل پر رد عمل ظاہر کیا اور اپنا اپنا حصہ دالا۔ آخر میں دم توں کو اپنی بیویوں جو ڈھونڈ فورست اور زیست احمد کا دل کی گھرائی سے شکر یہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے اس پر الجیکٹ میں بھرپور تعاون کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی غیر مترقبہ حمایت محبت اور صبر کو مناسب طریقے سے الفاظ میں بیان کرنا ہمارے لیے نہایت مشکل ہے۔ انہوں نے ہمارے بچوں کو نہ صرف جنم دیا بلکہ ان کی پرورش بھی کی۔ اس کے بعد ان کے بچوں جن کے نام ہم نے کتاب منسوب کی ہے نے بھی اسی محبت اور رچاہت کا مظاہرہ کیا، اس طرح ہمارے پوتے، پوتیاں بھی ہیں، ہم امید کرتے ہیں اور رچاہتے ہیں کہ وہ ہماری نسل کے بر عکس بنی نوع انسان کا اپنے طریقے سے بہتر سمت میں جائزہ لیں۔



## مضمون نگاروں کا مختصر تعارف

اکبر احمد:

امریکن یونیورسٹی وائٹنسن ڈی سی میں شعبہ اسلامک سنڈریز کی اہن خلدون چیئر کے سربراہ اور انٹرنیشنل ریلیشنز کے پروفیسر ہیں۔ وہ برطانیہ میں 2000-1999 کے دوران پاکستان کے ہائی کمشنر تینات رہ چکے ہیں۔ اکبر احمد ایک متاز انھر اپلو جست، فلساز اور عصری اسلام پر کئی کتابوں اور مضمایں کے مصنف ہیں۔ ان کی مشہور تصنیف میں ”اسلام اندر ریج“ (2003) اور ”ڈسکریگ اسلام“ میں ان کی مسلم ہستی اینڈ سوسائٹی“ (1988) (جو بی بی سی کی 6 حصوں پر مشتمل ڈاکومنٹری ”لیونگ اسلام“ کی بنیاد بنتی) شامل ہیں۔ ان کی تحقیق ”پوست ماڈرزم اینڈ اسلام“ (1942) ایمانی ایوارڈ کے لیے نامزد ہوئی تھے۔ اسlam ٹوڈے: اے شارٹ انٹروڈکشن ٹو دی اسلام (1999) کو ”لاس انجلس نائنز“ کی طرف سے سال کی بہترین نان گلشن کتاب قرار دیا گیا۔ اس طرح بالی پاکستان قائد اعظم پر تحقیق ”جناب کو رشت“ کوئی میں الاقوامی انجامات سے نوازا گیا۔ اکبر احمد میں المذاہب مکالے میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ انہوں نے غالی اسلام اور اس کے ہم عصر معاشروں پر اثرات کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہے۔ انہوں نے ”وی فیوچر آف انھر اپلو جی (1995) سیست کی کتابوں کی ایڈیشنگ کا بھی کام کیا ہے، امریکن یونیورسٹی سے ملک ہونے سے قبل وہ پرنسپن یونیورسٹی ہارورڈ یونیورسٹی اور کیمbridج یونیورسٹی کے وزینگ پروفیسر بھی رہے۔ مولانا ذکر یونیورسٹی میں وہ 5 برس تک اقبال فیلو بھی رہے۔ حکومت پاکستان انہیں ان کی خدمات کے اعتراض میں ”ستارہ امتیاز“ دے چکی ہے جبکہ رائل سوسائٹی آف ایشین آفیئر زندن نے انہیں

سرپری سائنس میوریل میڈل عطا کیا، انہیں حال ہی میں ورلڈ فنڈر ڈولپمنٹ ڈائیالگ کا ٹرینی مقرر کیا گیا ہے۔ یہ فورم آرچ بسپ آف کنٹر بری کی زیر گرانی کام کر رہا ہے۔ اس طرح اکبر احمد کو واشنگٹن ڈی سی میں 2002ء میں مسلم پیک افیئر رکنسل کی طرف سے غری متحی ایوارڈ بھی دیا گیا۔ انہوں نے یونیورسٹی آف لندن سے ”انٹر اپلووی“ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ انہیں 2004ء میں کاربیگی فاؤنڈیشن کی طرف سے کولمبیا کا ڈسٹرکٹ پروفیسریٹیں کیا گیا۔

### کوئی عنان:

اقوام متحده کے (کتاب کی تحریر کے وقت) سکریٹری جنرل ہیں۔ انہیں 1997ء میں اس منصب کے لیے منتخب کیا گیا اور وہ عالمی ادارے کے پہلے سربراہ ہیں جن کی نامزدگی اقوام متحده کے شاف میں سے کی گئی۔ 1962ء میں اقوام متحده سے منسلک ہونے کے بعد کوئی عنان نے اس ادارے کی کارکردگی بہتر کرنے کے لیے جامع اصلاحات کا پروگرام شروع کیا جس کے تحت امن و سلامتی کے قیام، انسانی حقوق، قانون کی حکمرانی، مساوات کی عالمی اقدار، انسانی وقار اور اقوام متحده پر لوگوں کا اعتماد بحال کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی، ان کا فروہ تھا ”اقوام متحده کو لوگوں کے قریب لاو“، اقوام متحده کے چارڑی میں درج ان تمام مقاصد کے حصوں کی چدو جہد پر کوئی عنان کو 2001ء میں اس کا نوبل انعام دیا گیا۔ نوبل کمپنی نے انہیں نامزد کرتے ہوئے یہ ریمارکس دیئے ”مسٹر عنان نے تنظیم میں نئی روح پھوٹنے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔“

### مشتمل آر بار بر:

یونیورسٹی آف میری لینڈ میں سول سو سائٹی کے پروفیسر اور ڈیموکریسی کولیجوریٹو کے پہلی ہیں۔ اس تھنک تیک کے دفاتر نیویارک، واشنگٹن اور میری لینڈ یونیورسٹی میں ہیں۔ ڈاکٹر بار بر عالمی سٹھ پر سیاست کا ایک متاز نام ہے۔ انہوں نے امریکہ اور دیگر ممالک میں جمہوریت، شہریت، سیاست، کلچر اور تعلیم کے شعبے میں بیداری بیدار کرنے کا کام کیا۔ آپ کی 17 تصانیف میں سڑاگ ڈیموکریسی (کیلی فورنیا یونیورسٹی 1984)، بیٹھ سیلر کتابخانہ و مقالہ میک و ولڈ (یہ کتاب پہلے 1995ء میں شائع ہوئی، تاہم نائن الیون کے بعد 2001ء میں اس کا نیا ایڈیشن آیا اور 20

زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا) شامل ہیں۔ پروفیسر نجمن بار برکوف فرانسیسی حکومت کی طرف سے پالر ایمکس کا ایوارڈ ملا۔ (2001) اس کے علاوہ وہ امریکن اکیڈمی آف برلن کے برلن پرائز (2001) اور جان ڈیوی ایوارڈ (2003) کے حقدار شہرے۔

### ایمپیٹی زیونی:

میں الاقوامی سطح پر پہچانے جانے والے سکار اور سوشل پالیسی ایشوز پر کئی کتابوں اور مضمایں کے مصنف ہیں۔ وہ 20 سال تک کولمبیا یونیورسٹی میں سوشیالوجی کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ انہوں نے 1958ء میں کلی فورنیا یونیورسٹی سے سوشیالوجی میں پی ایچ ڈی کیا تھا ڈاکٹر ایمپیٹی 1979-80 میں واٹ ہاؤس کے سینٹر میٹر برائے داخلی امور رہے۔ 1980ء میں وہ جارج واٹکن یونیورسٹی کے پہلے پروفیسر مقرر ہوئے جہاں وہ انسٹی ٹیوٹ آف Communitarian پالیسی کے سربراہ رہے۔ 1987ء سے 1989ء تک انہوں نے ہارڈ بیزنس سکول میں کیرول فورڈ فاؤنڈیشن کے پروفیسر کے طور پر خدمات سر انجام دیں۔ 1989-90ء میں آپ انٹرنشنل سوسائٹی فار ایڈونسٹ آف سوشیوالنکس کے بانی صدر مقرر ہوئے۔ 1990ء میں ہی ڈاکٹر ایمپیٹی زیونی نے غیر منافع بخش اور خود ترتیبی Network Communitarian بنائی اور معاشرے میں اخلاقی و سیاسی شعور بیدار کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ وہ اسی تنظیم کے راستے The Responsive Community کے مدیر ہیں۔ آپ کی 22 کتابوں میں وہ مونوگروم سوسائٹی (2001)، وہ نیو گولڈ رو (1996)، وہ سپرٹ آف کمیونٹی (1993)، وہ مورل ڈاکٹر (1988) اور فرام ایپا ریٹرو کمیونٹی (2004) شامل ہیں۔

### برائی فورست:

امریکن یونیورسٹی کے سکول آف پلک آف فیئر ز میں قانون، انصاف و معاشرہ کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے انسٹی ٹیوٹ آف لائیز سوشل ریسرچ اور پالیسی فاؤنڈیشن کے ریسرچ ڈائریکٹر کے طور پر 20 سال تک غیر منفعت بخش تحقیق کی۔ 1989ء میں انہوں نے جارج واٹکن یونیورسٹی کی فیکٹری میں شمولیت اختیار کی اور پھر 1992ء میں امریکن یونیورسٹی کے فیکٹری ممبر بنے۔ انہوں نے کئی